خلیفہ مسلمین امیر المومنین ابو بکر الحسینی القریشی البغدادی حفظہ اللہ کے نئے آڈیو خطاب

﴿انفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا﴾

کا مکمل اردو ترجمہ
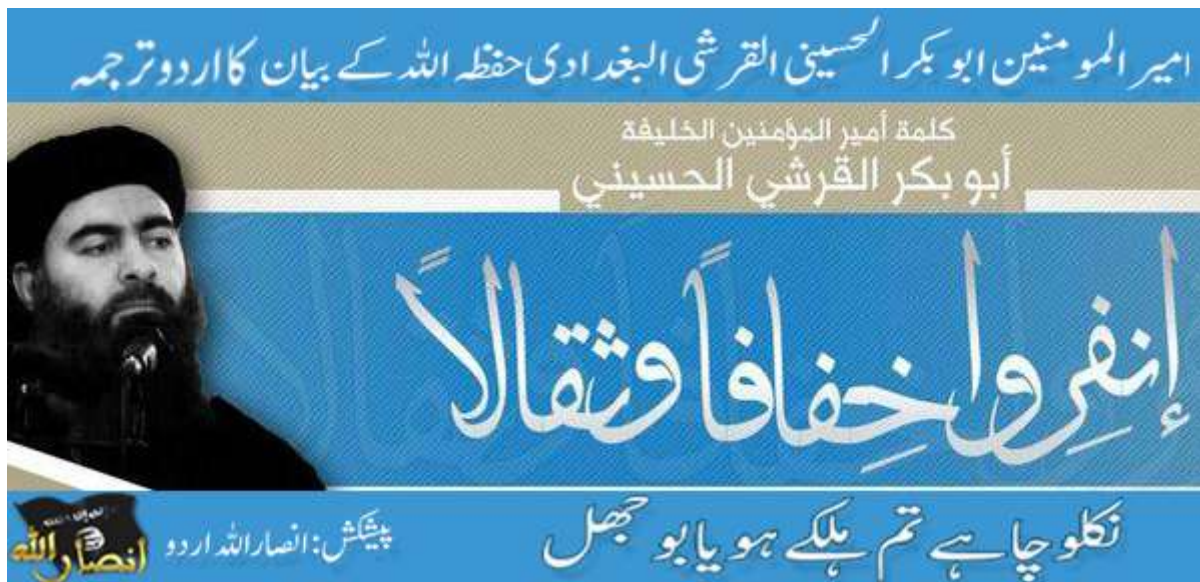
ترجمہ: انصار اللہ اردو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادارہ الفرقان برائے نشر واشاعت

پیش کرتا ہے:

مولانا امیر المومنین ابو بکر الحسینی القرشی البغدادی
حفظہ اللہ کا بیان

بعنوان:

﴿انفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا﴾

”نکلو چاہے تم ہلکے ہو یا بوجھل“

إن الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا وسيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له.
وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله.

"بلاشبہ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ہم اسی کی حمد بیان کرتے ہیں، اور ہم اسی سے مدد طلب کرتے ہیں، اور ہم اسی سے بخشش طلب کرتے ہیں۔ ہم اللہ تعالی سے اپنے نفسوں کی شرارتوں اور اپنے برے اعمال کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دیدے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے اللہ گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔

اور میں گواہی دیتاہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اور میں گواہی دیتاہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں ۔ امابعد؛"

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ﴾

"(مسلمانو) تم پر (اللہ کے رستے میں) قتال فرض کردیا گیا ہے وہ تمہیں ناگوار ہے۔" (البقرة:216)

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ وَمَنْ يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا﴾

"پس ان (مؤمنوں) کو اللہ کی راہ میں (دین کی سربلندی کے لئے) لڑنا چاہئے جو آخرت کے عوض دنیوی زندگی کو بیچ دیتے ہیں، اور جو کوئی اللہ کی راہ میں جنگ کرے، خواہ وہ قتل ہو جائے یا غلبہ پائے تو ہم عنقریب اس کو عظیم اجر عطا فرمائیں گے۔" (النساء:74)

اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّـهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ ۚ أَرَضِيتُم بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ (38) إِلَّا تَنفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْئًا ۗ وَاللَّـهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (39)﴾.

”اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں (ہجرت وجہاد کے لئے) نکلو تو تم زمین میں دھنس جاتے جاتے ہو، کیا تم آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی پر راضی ہو گئے ہو؟ سو دنیوی زندگی کا سازوسامان آخرت (کے مقابلہ) میں کچھ بھی نہیں مگر بہت ہی کم (حیثیت رکھتا) ہے۔ اگر تم (ہجرت وجہاد کے لئے) نہ نکلو گے تو وہ تمہیں دردناک عذاب میں مبتلا فرمائے گا اور تمہاری جگہ (کسی) اور قوم کو لے آئے گا اور تم اسے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکو گے، اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔“ (التوبۃ:38-39)

اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَوْ يَشَاءُ اللَّـهُ لَانتَصَرَ مِنْهُمْ وَلَـٰكِن لِّيَبْلُوَ بَعْضَكُم بِبَعْضٍ ۗ وَالَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّـهِ فَلَن يُضِلَّ أَعْمَالَهُمْ (4) سَيَهْدِيهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ (5) وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ (6)﴾.

”اور اگر اللہ چاہتا تو ان سے (بغیر جنگ) انتقام لے لیتا لیکن اس نے چاہا کہ تمہاری آزمائش ایک (کو) دوسرے سے (لڑوا کر) کرے۔ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کے عملوں کو ہرگز ضائع نہ کرے گا۔ وہ عنقریب ان کو سیدھے رستے پر چلائے گا اور ان کی حالت درست کر دے گا۔ اور (بالآخر) انہیں جنت میں داخل فرما دے گا جس سے انہیں شناسا کر رکھا ہے۔“ (محمد:4-6)

اے مسلمانو!

اے: اللہ کو رب، اسلام کو دین اور محمد ﷺ کو نبی و رسول ماننے پر راضی ہونے والو!

اے لا الہ الا اللہ اور محمد رسول ﷺ کی گواہی دینے والو!

تمہیں عمل کے بغیر قول کچھ فائدہ نہیں دے گا۔ عمل کے بغیر کوئی ایمان نہیں ہے۔

پس جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ اگر وہ سچا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ اس اللہ عزوجل کی اطاعت کرے جس نے قتال کو فرض قرار دیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر ایمان لانے والوں پر قتال کو فرض قرار دیا ہے اور ان کو حکم دیا ہے کہ وہ اس کی راہ میں جہاد کریں۔ اب جو اس کے حکم کو مانے گا تو اسے جزا دینے کا وعدہ کیا ہے اور جو اس حکم کی نافرمانی کرے گا تو اسے سزا دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔

اور جو کہتا ہے کہ محمد ﷺ میرے نبی ہے تو اگر وہ اپنے دعوی میں سچا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ آپ ﷺ کی پیری کریں، جنہوں نے فرمایا:

(والذي نفس محمدٍ بيده لولا أن أشق على المسلمين ما قعدتُ خلاف سرية تغزو في سبيل الله أبدًا، ولكني لا أجد سعة فيتبعوني، ولا تطيب أنفسهم فيتخلفون بعدي، والذي نفس محمد بيده لوددتُ أن أغزو في سبيل الله فأُقتل، ثم أغزو فأُقتل، ثم أغزو فأُقتل)

”اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میں محمد (ﷺ) کی جان ہے اگر مجھے مسلمانوں پر بھاری پڑنے کا خطرہ نہ ہوتا تو میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے جانے والے کسی بھی دستے سے پیچھے نہیں بیٹھتا۔ لیکن میرے پاس (اتنی) وسعت نہیں ہے کہ (میں سب کو سواریاں مہیا کرتا اور) وہ میرے پیچھے چلتے اور ان کے دلوں کو میرے چلے جانے کے بعد پیچھے رہنے سے رنج نہ ہوتا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے۔ میری آرزو ہے کہ میں اللہ کی راہ میں لڑوں پھر قتل کر دیا جاؤں۔ پھر لڑوں پھر قتل کر دیا جاؤں۔ پھر لڑوں پھر قتل کر دیا جاؤں۔“

تو اے مسلمان! تو اپنے رب کے اس حکم پر عمل کرنے سے کہاں ہے؟ اللہ تعالی نے صرف ایک آیت میں روزے کا حکم دیا ہے جبکہ جہاد و قتال کا حکم بیسیوں آیات میں دیا۔

اے مسلمان! تو جس نبی ﷺ کی پیروی کرنے کا دعوی کرتا ہے، اس نبی ﷺ نے اپنی ساری زندگی اللہ کی راہ میں مجاہد اور دشمنوں کیخلاف قتال کرتے ہوئے بسر کر دی۔ جنگ میں آپ ﷺ کے آگے چار دانت ٹوٹ گئے۔ آپ ﷺ کی پیشانی پر زخم لگے۔ آپ ﷺ کے رخسار میں دو کڑیاں پیوست ہو گئیں۔ آپ ﷺ کے سر پر جنگی ہیلمنٹ ٹوٹ گیا۔ آپ ﷺ کے چہرے سے خون بہا۔ آپ ﷺ پر میری جان اور میرے ماں باپ اور تمام لوگ قربان ہوں۔

اے مسلمان!
اے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کے دعویدار!
اگر تو واقعی اس محبت کے دعوی میں سچا ہے تو اپنے محبوب کی اطاعت کرتے ہوئے اس کی راہ میں قتال کر اور اپنے حبیب ﷺ کی پیروی کر، یہاں تک کہ تجھے موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تو اللہ کی راہ میں مجاہد ہوں۔

﴿الم (1) أَحَسِبَ النَّاسُ أَن يُتْرَكُوا أَن يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ (2) وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۖ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّـهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ (3) أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ أَن يَسْبِقُونَا ۚ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ (4) مَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ اللَّـهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللَّـهِ لَآتٍ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (5) وَمَن جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ ۚ إِنَّ اللَّـهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ(6)﴾.(العنكبوت:1-6)

”الف، لام، میم۔ کیا لوگ یہ خیال کئے ہوئے ہیں کہ صرف یہ کہنے سے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کی آزمائش نہ کی جائے گی۔ اور بیشک ہم نے ان لوگوں کو (بھی) آزمایا تھا جو ان سے پہلے تھے سو یقیناً اللہ ان لوگوں کو ضرور (آزمائش کے ذریعے) جان لے گا جو (اپنے ایمان میں) سچے ہیں اور جھوٹوں کو (بھی) ضرور جان لے گا۔ کیا جو لوگ برے کام کرتے ہیں یہ گمان کئے ہوئے ہیں کہ وہ ہمارے قابو سے باہر نکل جائیں گے؟

کیا ہی برا ہے جو وہ (اپنے ذہنوں میں) فیصلہ کرتے ہیں۔ جو شخص اللہ کی ملاقات کی اُمید رکھتا ہو اللہ کا (مقرر کیا ہوا) وقت ضرور آنے والا ہے۔ اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اور جو شخص بھی جہاد کرے گا تو وہ اپنے ہی لئے جہاد کرتا ہے۔ اور بیشک اللہ تو سارے جہانوں سے بے پرواہ ہے۔"

﴿انفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّـهِ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ﴾

"تم ہلکے اور گراں بار (ہر حال میں) نکل کھڑے ہو۔ اور اللہ کے رستے میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرو۔ یہی تمہارے حق میں بہتر ہے بشرطیکہ تم سمجھو۔" (التوبۃ:41)

اے مسلمانو! بیشک اللہ تعالی کی سنت و دستور یہ ہے کہ حق و باطل کے درمیان جنگ تا قیامت جاری رہے۔

﴿وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّـهِ تَبْدِيلًا﴾.

"اور آپ اللہ کے دستور میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے۔" (الفتح:23)

اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو اس جنگ کے ذریعے آزمائش میں ڈالا ہے تاکہ وہ پاک کو خبیث سے، سچے کو جھوٹے سے اور مومن کو منافق سے چھانٹ کر الگ کر دے۔

﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنكُمْ وَالصَّابِرِينَ وَنَبْلُوَ أَخْبَارَكُمْ﴾.

"اور ہم ضرور تمہاری آزمائش کریں گے یہاں تک کہ تم میں سے (ثابت قدمی کے ساتھ) جہاد کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کو معلوم کریں اور تمہاری خبریں آزمالیں۔" (محمد:31)

اللہ تعالی نے اپنی راہ میں تم پر جہاد کرنے کو فرض اس لیے کیا اور تمہیں اپنے دشمنوں سے قتال کرنے کا حکم اس لیے دیا ہے تاکہ وہ تمہارے گناہ معاف کر دے، تمہارے درجات کو بلند کرے، تم میں سے شہیدوں کا انتخاب کرے، مومنین کو چھانٹ کر الگ کرے اور کافروں کو تباہ کرے۔

﴿وَلَـٰكِن لِّيَبْلُوَكُمْ﴾،

"لیکن وہ تمہاری آزمائش کرنا چاہتا ہے۔" (المائدۃ:48)

﴿وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّـهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَاءَ ۗ وَاللَّـهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ (140) وَلِيُمَحِّصَ اللَّـهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ (141) أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّـهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ) 142(﴾.

”اور یہ دن ہیں جنہیں ہم لوگوں کے درمیان پھیرتے رہتے ہیں، اور اس سے یہ بھی مقصود ہے کہ اللہ اہلِ ایمان کو جان لے اور تم میں سے بعض کو شہداء منتخب کرے، اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ اور یہ بھی مقصود ہے کہ اللہ ایمان والوں کو (چھانٹ کر) خالص (مومن) بنادے اور کافروں کو نابود کر دے۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم (یونہی بے آزمائش) جنت میں چلے جاؤ گے؟ حالانکہ ابھی اللہ نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو معلوم نہیں کیا ہے اور نہ ہی صبر کرنے والوں کو جانچا ہے۔“(آل عمران:140-142)

اے مسلمانو!

تم میں سے جو سمجھتا ہے کہ وہ یہود و نصاریٰ اور کافروں کے ساتھ پر امن بقائے باہمی کے ساتھ رہ سکتا ہے اس حال میں کہ وہ اپنے دین اور توحید پر بھی قائم ہو؛ تو اس نے اللہ تعالی کے اس فرمان کو واضح طور پر جھٹلا دیا ہے جس میں اللہ تعالی نے فرمایا کہ

﴿وَلَن تَرْضَىٰ عَنكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ﴾.

”یہود و نصاریٰ تم سے (اس وقت تک) ہرگز خوش نہیں ہوں گے جب تک تم ان کی ملت (ودین) کی پیروی اختیار نہ کرلو۔“(البقرۃ2:120)

﴿وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ عَن دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا﴾.

”وہ(کافر) تم سے لڑتے رہینگے یہاں تک کہ اگر وہ استطاعت رکھیں تو وہ تم کو تمہارے دین سے پھیر (کر مرتد بنا) دیں“(البقرۃ2:217)

﴿مَّا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ أَن يُنَزَّلَ عَلَيْكُم مِّنْ خَيْرٍ مِّن رَّبِّكُمْ ۗ وَاللَّـهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّـهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ﴾.

”اہل کتاب میں سے کافر اور مشرکین نہیں چاہتے ہیں کہ تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے کوئی بھلائی نازل ہو۔ اور اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت سے مختص کر دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔“ (البقرۃ2:105)

سو یہ کافروں کا مسلمانوں کے ساتھ تا قیامت یہی معاملہ رہے گا کیونکہ اللہ کی سنت و دستور کبھی تبدیل نہیں ہوتا ہے۔ کافروں کیخلاف قتال اور ہجرت و جہاد کا سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(لا تنقطع الهجرة حتى تنقطع التوبة، ولا تنقطع التوبة حتى تطلع الشمس من مغربها)

”ہجرت اس قت تک منقطع نہیں ہو گی جب تک توبہ منقطع نہ ہو جائے اور توبہ اس وقت منقطع ہو گی جب سورج مغرب سے طلوع ہو گا۔“

آپ ﷺ نے فرمایا:

(الخيل معقود في نواصيها الخير إلى يوم القيامة الأجر والمغنم)

”قیامت تک گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ خیر وبرکت بندھی رہے گی (یعنی آخرت میں) ثواب اور (دنیا میں) مال غنیمت ملتا رہے گا۔“

آپ ﷺ نے فرمایا:

(لا تزال طائفة من أمتي يقاتلون على الحق، ظاهرين إلى يوم القيامة، فينزل عيسى ابن مريم، فيقول أميرهم تعال صلِّ لنا، فيقول: لا؛ إن بعضكم على بعض أمراء. تكرمة هذه الأمة).

”میری امت کا ایک گروہ حق پر قتال کرتا رہے گا، روز قیامت تک غالب رہے گا، پس عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے، ان (مسلمانوں) کا امیر کہے گا: آیئے ہمیں نماز پڑھایئے تو عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: نہیں، اس امت کو اللہ کی جانب سے دی گئی (عزت و) تکریم کی بنا پر تم ایک دوسرے پر امیر ہو۔“

اے مسلمانو!

کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہم جو جنگ لڑ رہے ہیں وہ صرف دولت اسلامیہ کی جنگ ہے بلکہ یہ تمام مسلمانوں کی جنگ ہے۔ دنیا بھر میں موجود ہر مسلمان کی جنگ ہے۔ دولت اسلامیہ تو اس جنگ میں پہلے سرے پر ہے۔ یہ اہل ایمان کی اہل کفر کیخلاف جنگ ہے۔ پس دنیا بھر میں موجود مسلمانوں کو اس جنگ کے لیے نکلنا چاہیے اور ہر بالغ مسلمان پر یہ جنگ واجب ہے۔ جو نہیں نکلے گا یا پیچھے رہے گا تو اللہ تعالی اس پر غضبناک ہو گا اور اسے دردناک عذاب دے گا۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ (15) وَمَن يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّـهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ (16)﴾.

”اے ایمان والو! جب تمہارا میدان جنگ میں کافروں سے مقابلہ ہو تو پھر ان سے پیٹھ نہ پھیرنا۔ اور جو شخص اس دن ان سے پیٹھ پھیرے گا، سوائے اس کے جو جنگ (ہی) کے لئے کوئی داؤ چل رہا ہو یا اپنے (ہی) کسی لشکر سے جاملنا چاہتا ہو، تو واقعتاً وہ اللہ کے غضب کے ساتھ پلٹا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے، اور وہ (بہت ہی) برا ٹھکانا ہے۔“(الأنفال:15-16)

﴿إِلَّا تَنفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْئًا﴾.

”اگر تم (جہاد کے لئے) نہ نکلو گے تو وہ تمہیں دردناک عذاب دے گا اور تمہاری جگہ (کسی) اور قوم کو لے آئے گا اور تم اسے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکو گے۔“(التوبۃ:39)

﴿وَمَن جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ ۚ إِنَّ اللَّـهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ﴾.

”اور جو شخص بھی جہاد کرے گا تو وہ اپنے نفس کے لئے جہاد کرے گا۔ اور بیشک اللہ تو سارے جہانوں سے بے نیاز ہے۔“(العنکبوت:6)

جو مسلمان بھی دولت اسلامیہ کی طرف ہجرت کرنے یا اپنی جگہ پر رہتے ہوئے ہی ہتھیار اٹھانے کی استطاعت رکھتا ہے تو اس کے لیے کوئی عذر نہیں۔ اس وجہ سے کہ اللہ تعالی نے اسے ہجرت وجہاد کا حکم دیا اور قتال کو اس پر فرض قرار دیا۔

ہم دنیا بھر میں کہیں بھی رہنے والے مسلمانوں کو دولت اسلامیہ کی طرف ہجرت کرنے یا پھر وہ جہاں کہیں بھی ہے، وہی قتال کرنے کے لیے نکلنے کی منادی کرتے ہیں۔

یہ مت سمجھنا کہ ہم یہ منادی کسی کمزوری یا عاجزی کی وجہ سے لگا رہے ہیں۔ ہم تو اللہ کے فضل سے طاقتور ہیں اور ہم طاقتور اللہ کے ساتھ ہیں، اس کے ساتھ ایمان لانے کے ساتھ، صرف اس سے مدد مانگنے کے ساتھ، اس کی طرف رجوع کرنے کے ساتھ، اس سے پناہ مانگنے کے ساتھ، صرف اس وحدہ لاشریک لہ پر توکل کرنے کے ساتھ اور اس کے ساتھ اچھا گمان رکھنے کے ساتھ طاقتور ہیں۔

اس وجہ سے کہ یہ معرکہ رحمن کے اولیاء اور شیطان کے اولیاء کے درمیان ہے۔ اللہ تعالی ضرور بالضرور اپنے سپاہیوں کی مدد کرے گا، اپنے بندوں کو زمین کا وارث بنائے گا اور اپنے دین کی حفاظت کرے گا۔ اگرچہ دن بدلتے رہینگے اور کبھی ایک ڈول اِن پر اور کبھی اُن پر پڑے گا اور دونوں فریقین کو زخم لگیں گے۔

اے مسلمان! ہم تمہیں جہاد کے لیے نکلنے کی منادی کسی کمزوری یا عاجزی کی وجہ سے نہیں لگا رہے ہیں بلکہ تمہاری خیر خواہی چاہتے ہوئے اور تم پر شفقت کرتے ہوئے لگا رہے ہیں۔ ہم تو صرف تمہیں یاد دہانی کرا رہے ہیں تاکہ تم اللہ کے غضب، اس کے عذاب اور اس کی سزا سے بچ سکو۔ نیز دنیا و آخرت کے اس خیر و بھلائی سے تم محروم نہ رہ سکو، جس کو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاہدین سمیٹ رہے ہیں کہ گناہوں کو معاف کروانا، نیکیاں حاصل کرنا، درجات کو بلند کروانا، اللہ تعالی کا تقرب حاصل کرنا اور نبیوں، صدیقوں، شہداء اور صالحین کی رفاقت کو پانا۔

ہم تمہیں منادی اس لیے لگا رہے ہیں تا کہ تم ذلت ورسوائی، کمزوری، تابعداری، بیکار، فراغت اور غربت کی زندگی سے نکل کر عزت، شرف، خود مختاری اور فراخی والی زندگی کی طرف آجاؤ۔

﴿وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا ۖ نَصْرٌ مِّنَ اللَّـهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ﴾.

"اور ایک (نعمت تمہیں) اور (دے گا) جسے تم بہت چاہتے ہو، (وہ) اللہ کی جانب سے مدد اور جلد ملنے والی فتح ہے۔" (الصف:13)

اے مسلمانو!

اسلام ایک دن بھی سلامتی کا دین نہیں تھا۔ اسلام تو قتال کا دین ہے۔ تمہارے نبی ﷺ کو دونوں جہانوں کے لیے رحمت بنا کر تلوار کے ساتھ مبعوث کیا گیا تھا اور آپ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ قتال کرتے رہو یہاں تک کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کی جائے۔ اسی وجہ سے آپ ﷺ نے اپنی قوم کے مشرکین کو مخاطب کر کے فرمایا تھا:

(جئتكم بالذبح)

"میں تمہیں ذبح کرنے کے لیے آیا ہوں۔"

آپ ﷺ نے عرب و عجم، گورے اور کالے سے قتال کیا۔ آپ ﷺ خود کئی غزوں میں نکلے اور آپ ﷺ نے کئی معرکیں لڑے۔ مگر آپ ﷺ جنگ میں ایک دن بھی سست نہیں پڑے۔ یہاں تک کہ روم سے قتال کرنے کے لیے آپ ﷺ تبوک کی طرف اس حال میں نکلے کہ آپ ﷺ کی عمر ساٹھ 60 برس سے تجاوز کر چکی تھی۔ آپ ﷺ نے وفات بھی اس حال میں پائی کہ آپ ﷺ اسامہ رضی اللہ عنہ کا لشکر تیار کر رہے تھے۔ آپ ﷺ کی آخری وصیتوں میں سے ایک وصیت یہ تھی۔

(انفذوا بعث أسامة)

"اسامہ! کے لشکر کو روانہ کرو۔"

آپ ﷺ کے بعد آپ کے صحابہ کرام اور تابعین بھی نہ نرم پڑیں اور نہ ہی انہوں نے کسی مصلحتوں اور سمجھوتے کو اختیار کیا یہاں تک کہ وہ زمین کے مالک بن گئے اور مشرق و مغرب کو فتح کر لیا۔ تلوار کی دھار پر قومیں ان کے سامنے جھک گئیں اور ممالک ان کے تابعدار ہو گئے۔ یہی حال ان کے نقش قدم پر چلنے والوں کا تا قیامت ہو گا۔

آپ ﷺ نے قرب قیامت ہونے والی جنگوں کے بارے میں ہمیں بتاتے ہوئے بشارت دی اور ہم سے وعدہ کیا کہ ہم ہی اس میں کامیاب ہونگے۔ آپ ﷺ صادق المصدوق ہے۔

آج ہم ان جنگوں کے آثار کو دیکھ رہے ہیں اور ان سے اٹھنے والے کامیابی کی ہواؤں کو سونگھ رہے ہیں۔ اگر چہ صلیبی اس وقت یہ دعوی کر رہے ہیں کہ وہ عام مسلمانوں کو نشانہ بنانے سے گریز کر رہے ہیں اور صرف عسکریت پسندوں کو نشانہ بنانے پر اکتفاء کر رہے ہیں؛ عنقریب تم خود دیکھو گے کہ یہ ہر جگہ پر تمام مسلمانوں کو نشانہ بنائینگے۔

اگر چہ صلیبیوں نے آج صلیبی ممالک میں رہنے والے مسلمانوں کا گھیراؤ کرنے، ان کی نگرانی کرنے، ان کو گرفتار کرنے اور ان سے تفتیش کرنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے؛ عنقریب تم خود دیکھو گے کہ یہ تم کو اغواء کرتے ہوئے قتل یا قیدی یا تم کو جلاوطنی کا شکار کرینگے اور اپنے بیچ صرف ان کو رہنے دینگے جو اپنے دین سے پھیرتے ہوئے ان کی ملت و دین کو اختیار کر چکے ہونگے۔

﴿فَسَتَذْكُرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ ۚ وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّـهِ﴾

”پس تم عنقریب یاد کروگے (وہ باتیں) جو میں تم سے کہہ رہا ہوں، اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔“ (غافر: 44)

اے مسلمانو!

یہود و نصاری اور کفار تم سے کبھی راضی نہیں ہوسکتے اور تمہارے خلاف قتال کرنا نہیں چھوڑ سکتے یہاں تک کہ تم ان کی ملت (و مذہب) کو اختیار کر لو اور اپنے دین سے مرتد ہو جاؤ۔

یہ بات تمہارے پروردگار کا کلام کہہ رہا ہے اور اس کی خبر تمہارے نبی صادق المصدوق ﷺ نے دی ہے۔

امریکہ اور اس کے اتحادی، صلیبی، شیعہ، سیکولر، ملحد اور مرتدین یہ دعوی کرتے ہیں کہ ان کا یہ اتحاد اور ان کی یہ جنگ کمزوروں و مظلوموں کی مدد کے لیے، مسکینوں کی نصرت کے لیے، متاثرین کی امداد کرنے کے لیے، مصیبت زدوں کی مدد کرنے کے لیے، غلامی کو آزادی دلوانے کے لیے، بیگناہوں اور پر امن رہنے والوں کو بچانے اور ان کے خون کو محفوظ بنانے کے لیے ہے۔

وہ دعوی کرتے ہیں کہ وہ حق، بھلائی اور عدل والے گروہ میں ہیں اور مسلمانوں کے شانہ بشانہ کھڑے ہو کر باطل، برائی اور ظلم کیخلاف جنگ لڑ رہے ہیں۔ بلکہ وہ تو یہ دعوی کرتے ہیں کہ وہ یہ جنگ اسلام اور مسلمانوں کے دفاع کے لیے لڑ رہے ہیں۔

آگاہ رہو! یہ جھوٹ بولتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے جو کہا وہی سچ ہے۔

اے مسلمانو!

جو طواغیت تمہارے ملکوں پر حرمین، یمن، شام، عراق، مصر، مراکش، خراسان، قوقاز، ہندستان، افریقہ اور دیگر ملکوں پر حکمرانی کر رہے ہیں، وہ سب کے سب یہود اور صلیبیوں کے اتحادی ہیں بلکہ وہ ان کے غلام و نوکر اور ان کے پیرے دار کتوں سے زیادہ کچھ نہیں ہیں۔ یہودی اور صلیبی جن افواج کو تیار کر رہے ہیں، ٹریننگ اور اسلحہ دیں رہے ہیں وہ سب تمہاری نسل کشی کرنے، تمہیں کمزور بناتے ہوئے یہود اور صلیبیوں کا غلام بنانے، تمہیں تمہارے دین سے پھیرنے، تم کو اللہ کی راہ سے روکنے، تمہارے ملکوں کے ذخائر لوٹنے اور تمہارے اموال کو غصب کرنے کے لیے ہیں۔

یہ ساری حقیقت اب کھل کر دن دیہاڑے سورج کی روشنی کی طرح عیاں ہو چکی ہے اور اس کا انکار صرف وہی کرے گا جس کا نور اللہ تعالی نے مٹا دیا ہو، جس کو بصیرت سے اندھا کر دیا ہو اور جس کے دل پر مہر لگا دی ہو۔

آج جزیرۃ (خلیج) کے حکام کے طیارے یہودیوں کو کیوں نشانہ نہیں بنا رہے ہیں جو ہمارے رسول ﷺ کے جائے معراج (مسجد اقصی) کو پامال کر رہے ہیں اور اہل فلسطین مسلمانوں کو روزانہ بدترین مصیبتوں وعذابوں سے دوچار کر رہے ہیں۔

آل سلول (آل سعود) اور ان کے اتحادی ان ایک ملین مسلمانوں کی مدد کرنے سے کہاں ہیں، جنہیں برما میں ان کی پوری نسل کے ساتھ ملیامیٹ کیا جارہا ہے؟

ان کی حمیت نصیریوں کے بارد ی ڈرموں اور توپوں کی بابت کہاں چلی گئی ہیں، جب وہ مسلمانوں کے گھروں کو ان میں رہنے والے بچوں، عورتوں اور کمزوروں کے سروں پر حلب، ادلب، حماۃ، حمص اور دمشق وغیرہ میں نشانہ بنا رہے ہیں۔

الجزیرۃ کے حکمرانوں کی غیرت ان خواتین کی بابت کہاں ہیں، جنہیں شام و عراق اور مسلمانوں کے دیگر ملکوں میں روزانہ عصمت دری کا نشانہ بنایا جارہا ہے؟

مکہ اور مدینہ کے حکمران چین اور بھارت کے مسلمانوں کی مدد سے کہاں ہیں، جنہیں ہندو روزانہ جلانے، قتل کرنے، عصمت دری کرنے، چیر پھاڑنے، لوٹنے، غصب کرنے اور قیدی بنانے سمیت مختلف جرائم کا نشانہ بنا رہے ہیں۔

وہ انڈونیشیا، قوقاز، افریقہ، خراسان اور دیگر تمام جگہوں پر مدد کرنے سے کہاں ہیں؟

الجزیرۃ کے حکمران بے نقاب ہو چکے ہیں، ان کے برے ارادے ظاہر ہو چکے ہیں، وہ اپنی قانونی حیثیت کھو بیٹھے ہیں اور مسلم عوام تک ان کی خیانتوں سے واقف ہو چکی ہے۔ اب ان کی حقیقت کھل کر سامنے آ گئی ہیں اور اب ان کی صلاحیتیں ان کے یہودی و صلیبی آقاؤں کے لیے ختم ہو چکی ہیں۔ اس لیے اب ان کی جگہ صفوی روافضہ اور ملحد کردیوں کو تبدیل کر کے لایا جا رہا ہے۔ آل سلول (آل سعود) نے جب محسوس کیا کہ ان کے آقاؤں نے ان کو چھوڑ دیا ہے اور ان کو گیلے جوتوں کی طرح پھینک کر ان کی جگہوں پر اوروں کو لایا جا رہا ہے تو انہوں نے یمن میں (شیعی حوثی) روافضہ پر اپنی خود ساختہ جنگ شروع کی۔ یہ فیصلہ کن طوفان نہیں ہے بلکہ یہ اللہ کے حکم سے جھگڑنے والے کا اپنی موت سے پہلے آخری سانسوں میں ٹانگیں مارنا ہے۔ یہودیوں کے اتحادی اور صلیبیوں کے غلام سلولی (آل سعود) کبھی نہیں چاہتے ہیں کہ مسلمانوں پر ان کے رب کی طرف سے کوئی بھلائی نازل ہو۔

آل سلول کئی دہائیوں تک دنیا میں عمومی طور پر اور فلسطین میں خصوصی طور مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کو کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے۔ پھر کئی برس تک وہ عراق میں اہل سنت کیخلاف جنگ میں (شیعی) روافضیوں کے اتحادی بنے رہے۔ پھر کئی برس تک شام میں قتل وغارت گری اور تباہی پھیلانے والے ڈرموں (کی بمباری) کا نظارہ کرتے رہے اور نصیریوں کے ہاتھوں مسلمانوں کے قتل، ان کو جلانے، ان کو قیدی بنانے، ان کی عزتوں کو لوٹنے، ان کے اموال کو چرانے اور ان کے گھروں کو تباہ ہونے کے مناظر دیکھ کر لطف اندوز اور خوشی ولذت محسوس کرتے رہے۔ پھر آج جا کر وہ یمن میں شیعی روافضیوں کیخلاف اہل سنت کا دفاع کرنے کا دعوی کرتے ہیں۔

خبر دار! یہ جھوٹے ہیں اور ناکام و نامراد ہیں۔ (یمن میں) یہ سب کچھ اس لیے کر رہے ہیں تا کہ اپنے یہودی اور صلیبی آقا کے سامنے اپنے وجود (اور ویلیو) کو دوبارہ ثابت کرنے کی کوشش کر سکے اور مسلمانوں کو اس دولت اسلامیہ سے روکنے کی کوشش کر سکے جس کی آواز دنیا بھر میں اونچی ہو چکی ہے اور اس کی حقیقت تمام مسلمانوں کے سامنے واضح ہو چکی ہے۔ جس کی وجہ سے تمام مسلمان آہستہ آہستہ دولت اسلامیہ کے گرد اکھٹے ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ یہ تو وہمی طوفان ہے جس کا آغاز اس وقت کیا گیا جب روافضیوں کی آگ نے ان کے عرشوں کو جھلسا دیا تھا اور وہ پیش قدمی کرتے ہوئے جزیرۃ العرب میں ہمارے اہل خانہ تک پہنچ چکے تھے، جس کا نتیجہ یہ نکل رہا تھا کہ الجزیرۃ میں عام مسلمانوں نے دولت اسلامیہ کے ارد گرد جمع ہونا شروع کر دیا تھا کیونکہ دولت اسلامیہ ان کا دفاع کر رہی ہے۔ اس چیز نے آل سلول اور الجزیرۃ کے حکام کو خوف میں مبتلا کر دیا اور ان کے قلعوں کو ہلا کر رکھ دیا۔ یہ ان کے خود ساختہ طوفان (آپریشن) کی اصل حقیقت ہے اور یہی (طوفان آپریشن) اللہ کے حکم سے ان کے ختم ہونے کا سبب بنے گا۔ ان کے اختتام کا

وقت قریب ہے۔ ان شاء اللہ۔ آل سلول اور جزیرۃ کے حکمران نہ اہل جنگ ہیں اور نہ ہی وہ جنگ پر صبر رکھتے ہیں بلکہ وہ تو عیاشی، طبلے بجانے، بدکاری، نشے، ڈانس اور تقریبات (میں کھانے پینے) والے ہیں جو اپنی حفاظت کا بندوبست یہودیوں اور صلیبیوں سے کرانے کے عادی ہو چکے ہیں اور ان کے دلوں میں ذلت ورسوائی اور ایجنٹ گری رچ بس چکی ہے۔

اے دنیا بھر میں موجود مسلمانو!
اب وقت آگیا ہے کہ تم اس جنگ کی حقیقت کو پہچانو اور اور اپنے ملکوں کی حکمرانوں کی طرف دیکھو کہ وہ کس سمت میں کھڑے ہیں اور کس گروہ کی طرف نسبت رکھتے ہیں۔

اے اہل سنت! اب وقت آگیا ہے کہ تم جان لو کہ صرف تم ہی اصل نشانہ ہو اور جنگ صرف تمہارے خلاف اور تمہارے دین کیخلاف ہے۔

اب وقت آگیا ہے کہ تم اپنے دین اور جہاد کی طرف واپس پلٹو تا کہ اپنی عزت وشرف، اپنے حقوق اور اپنی خود مختاری کو دوبارہ پاسکو۔

اے مسلمانو! اب وقت آگیا ہے کہ تم جان لو کہ تمہارے لیے کوئی امن، کوئی خود مختاری، کوئی شرف، اور کوئی حقوق نہیں ہے سوائے خلافت کے سائے تلے۔
ہمیں بہت افسوس ہوتا ہے اور ہمارے دل غم سے کانپ اٹھتے ہیں جب ہم دیکھتے ہیں کہ اہل سنت کی خواتین، ان کے بچے اور ان کے خاندان عراق میں ان علاقوں کی طرف پناہ گزین ہونے کے لیے رخ کرتے ہیں جو روافضیوں اور ملحد کردیوں کے زیر کنٹرول ہیں۔ پھر وہ ان کے دروازوں پر توہین وتذلیل اور دربدری کی ٹھوکرے کھاتے ہیں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

ان مسلمانوں کی ہونے والی تذلیل اور دربدی کا گناہ وہ طواغیت کے مددگار علمائے سوء اٹھائینگے جو جہنم کے دروازوں کے داعیان ہیں اور جنھوں نے ان مسکینوں پر معاملہ خلط ملط کرتے ہوئے ان کو یہ تصور دیا کہ دولت اسلامیہ ہی برائی کا سبب اور آزمائش کی وجہ ہے۔ اگر یہ (دولت اسلامیہ والے) نہ ہوتے تو تم امن وامان، خوشحالی اور سلامتی سے رہ رہے ہوتے۔ یہ علمائے سوء ان کو یہ تصور دیتے ہیں کہ صلیبی، روافضہ (شیعہ)، ملحدین اور مرتدین تو بھلائی، عدل، رحمت اور شفقت کرنے والے ہیں اور یہی تو مسلمانوں کا دفاع کرنے والے پرامن پسند ہیں۔ واقعی! یہ دھوکے والے سال ہیں۔

اے عراق میں اہل سنت!
بالخصوص انبار میں ہمارے اہل خانہ!

تم یہ یقین رکھو کہ تمہارا اپنے علاقوں اور گھروں کو چھوڑ کر روافضہ اور ملحد کردیوں کے علاقوں کی طرف جانے اور ملک میں دربدری کا شکار ہونے کو دیکھ کر ہمارے دل خون کے آنسو روتے ہیں۔ اگر تمہارے بعض رشتے دار صلیبیوں کے دوست اور اللہ کے دین سے جنگ کرنے والے مرتدین ہیں تو ہم ان کے جرموں کی سزا تم کو نہیں دینگے۔ اس لیے تم اپنے علاقوں میں واپس لوٹ آؤ اور اپنے گھروں کو لازم پکڑو۔ اللہ تعالی کے بعد تم دولت اسلامیہ میں اپنے اہل خانہ کے پاس پناہ لو۔ اللہ کے حکم سے تم وہاں نرم مسکن اور محفوظ پناہ گاہ پاؤ گے۔ تم ہمارے اہل خانہ ہو اور ہم تمہارا اور تمہاری عزتوں واموال کا دفاع کرینگے۔ ہم تمہاری عزت وکرامت چاہتے ہیں اور تمہاری امن وسلامتی اور جہنم سے نجات چاہتے ہیں۔

پس اللہ کے بعد دولت اسلامیہ کی طرف رجوع کرو۔ اب تم کس چیز کا انتظار کر رہے ہو۔ (شیعی) روافضیوں کی حقیقت دن سے بھی زیادہ واضح ہو چکی ہے اور آج تم دیکھ ہی رہے ہو کہ بغداد و دیگر علاقوں میں وہ ہر اس شخص کو ذبح کر رہے ہیں جو اہل سنت کی طرف نسبت رکھتا ہے۔ ان شیعوں کے ہاتھوں سے اہل سنت کے مرتدین — صحوات، پولیس اور فوج میں موجود — ان کے اپنے اتحادی، ان کے مددگار، ان کے ساتھی اور ان کے کتے بھی محفوظ نہیں رہ سکے، جو دولت اسلامیہ کے علاقوں میں شریعت کی حکمرانی سے بھاگنے کی وجہ سے ذلت ورسوائی کے ساتھ دربدری کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں اور خوف کا شکار ہو کر ہر وقت انتظار کر رہے ہیں کہ (کب ان کی باری آتی ہے اور شیعی) روافضی ان کی پکڑ کرتے ہیں۔

دوسری طرف مسلمان دولت اسلامیہ کے علاقوں میں اللہ کے فضل کے ساتھ اپنی عزت وکرامت کے ساتھ پر امن اور فراخی والی زندگی گزار رہے ہیں ۔ وہ اپنے کاموں، اور اپنے معاشی وتجارتوں کے لیے آجا رہے ہیں اور اپنے رب کی شریعت کی حکمرانی تلے نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ وللہ الحمد
پس اے مسلمانو! اللہ کے بعد اپنی مملکت کی طرف واپس پلٹو۔

ہم روافضہ اور صلیبیوں کی صفوں میں باقی رہ جانے والے فوج، پولیس اور صحوات کو ایک مرتبہ پھر دعوت دیتے ہیں کہ وہ اللہ کے آگے توبہ کریں، مسلمانوں کیخلاف کافروں کی مدد کرنا چھوڑ دیں۔ شاید کہ اللہ تعالی ان کی توبہ قبول کرتے ہوئے ان کو معاف فرمادے اور وہ جہنم سے بچ جائیں۔ پس تم توبہ کرنے میں جلدی کرو کیونکہ توبہ کا دروازہ اس وقت تک بند نہیں ہو گا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہو جاتا۔ توبہ کرو شاید کہ تم وقت کے ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اپنی آخرت کی فکر کر لو۔ تم دنیا تو ضائع کر بیٹھے ہو مگر دنیا کے ساتھ آخرت کو دوسرے لوگوں کی دنیا کی خاطر ضائع مت کرو۔ توبہ کر لو، قبل اس کے کہ مجاہدین کے ہاتھ تم تک پہنچ جائے اور پھر اس وقت تمہارے لیے کوئی توبہ نہیں ہے اور تم دنیا وآخرت کو ضائع کر چکے ہو گے۔
توبہ کرو، واپس پلٹ آؤ اور اپنے اہل خانہ کی طرف لوٹ آو۔ تم ہمیں اپنے ساتھ رحم دل پاؤ گے۔ تمہاری توبہ ہمیں تمہارے قتل یا تم کو جلاوطن کرنے سے زیادہ محبوب ہیں۔ توبہ کرو اور یاد رکھو کہ ہم تم کو کمزوری سے یہ دعوت نہیں دیں رہے ہیں۔ ہم تم کو اس حال میں توبہ کی دعوت دیں رہے ہیں جب ہماری تلواریں تمہاری گردنوں سے صرف دو کمان یا اس سے بھی کم فاصلے پر رہ گئی ہے۔ اگر تم توبہ کرو گے تو تم ہم سے خیر واحسان کے سوا کچھ نہیں پاؤ گے۔

اے دولت اسلامیہ کے سپاہیو!
ثابت قدم رہو، بیشک تم ہی حق پر ہو۔ صبر سے مدد طلب کرو کیونکہ کامیابی صبر کے ساتھ ہی ہے۔ غلبہ اسی کے لیے ہے جو صبر کرتا ہے۔ پس صبر کرو۔ صلیبی زوال پذیر ہو رہے ہیں اور روافضی (شیعہ) لڑکھڑا رہے ہیں جبکہ یہودی خوف کے مارے کانپ رہے ہیں۔ اللہ کے فضل سے تمہارا دشمن ماضی کی نسبت آج زیادہ کمزور ہو چکا ہے اور دن بدن کمزور سے کمزور تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ الحمدللہ

جبکہ تم اللہ کے فضل سے طاقتور ہو چکے ہو اور اس پر کوئی فخر نہیں۔ تم اللہ کے فضل سے طاقتور سے طاقتور ہوتے چلے جا رہے ہو۔ پس صبر کرو اور دونوں کامیابیوں (فتح یا شہادت) میں سے ایک کامیابی یقینی ہے۔ یہ ایک ہی جان ہے، پس اسے اللہ کی راہ میں سستا کرتے ہوئے قربان کرو۔

﴿إِنَّ اللَّـهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّـهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ وَالْقُرْآنِ ۚ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّـهِ ۚ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُم بِهِ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾.

"بیشک اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال، ان کے لئے جنت کے عوض خرید لئے ہیں، (اب) وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں، سو وہ قتل کرتے ہیں اور قتل بھی کئے جاتے ہیں۔ یہ تورات اور انجیل اور قرآن میں سچا وعدہ ہے جس کا پورا کرنا اسے ضروری ہے اور اللہ سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والا کون ہے۔ جو سودا تم نے اس سے کیا ہے بس اس سے خوش رہو اور یہ بڑی کامیابی ہے۔" (التوبۃ:111)

میں اپنی گفتگو کو عقیدہ کے کاٹنے والے شیروں کی تعریف کیے بغیر ختم نہیں کروں گا۔
بغداد کے شمال اور اس کے جنوب میں موجود خلافت کے سپاہی، جنہوں نے انگاروں کو ہاتھوں میں تھاما ہوا ہے، جو چٹانوں سے بھی زیادہ سخت ہیں اور جو (شیعی) روافضیوں کی ناکوں کو ان کے ہی علاقوں اور قلعوں میں روزانہ خاک میں ملا رہے ہیں۔ اللہ ہی تم کو اجر دے۔ اللہ ہی تم کو اجر سے نوازے۔

بلاشبہ تم سے ہر ایک کو ہم ایک ہزار کے برابر سمجھتے ہیں۔ اگر مسلمان تمہاری کارروائیوں اور تمہارے کارناموں سے ناواقف ہیں؛ تو تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ اللہ تعالی سے زمین اور آسمان میں کوئی چیز مخفی نہیں ہے۔

میں توحید کے بہادروں، اسلام کے ہیروز اور دلیر مجاہدین انصار و مہاجرین کی تعریف کرتا ہوں جو شمال میں اہل سنت کے قلعے سمجھے جانے والے سخت بیجی میں موجود ہیں، اور جو خودداری کرکوک میں کفری ملتوں کے مسلمانوں کیخلاف تشکیل دیئے جانے والے (عالمی) اتحاد سے مقابلہ کرنے میں مصروف ہیں،

جنہوں نے ثابت کر دیا کہ دولت اسلامیہ کے قدم سب سے بھاری قدم ہیں اور اس کی آواز سب سے بلند آواز ہے۔ انہوں نے اپنے خون اور اپنے چیتھڑوں کو اس پر دلائل کے طور پر پیش کیا اور اپنی جانوں کو اسلام کے دفاع کے لیے سستا کر کے قربان کیا، جنہوں نے امریکہ، یورپ، آسٹریلیا اور کینیڈا میں موجود یہودیوں اور صلیبیوں کو ایسا بنادیا ہے کہ وہ راتوں کو اس حال میں سوتے ہیں کہ ان کے دل غیظ و غضب سے بھرے ہوتے ہیں، عاجزی نے ان کے کندھوں کو چور چور کر دیا ہے اور رعب نے ان کی نیندیں حرام کر دی ہیں۔ اللہ ہی تم کو اجر دے۔

تم نے ثابت کر دیا کہ مسلمان کبھی بھی شکست سے دوچار نہیں ہوتے ہیں جب تک وہ اس کتاب (قرآن) اور تلوار کو تھامے رکھتے ہیں، جن دونوں کے ساتھ ہمارے نبی ﷺ کو مبعوث کیا گیا۔ پس تم ثابت قدم رہو۔ تم پر میری جان قربان ہو۔ ثابت قدم رہو، پس عراق میں (شیعی) روافضہ اور اس کے اتحادیوں پر تمہاری کارروائیوں سے صرف صلیبی ہی زوال پذیر اور خلافت کی بنیادیں مضبوط نہیں ہو رہی ہیں بلکہ شام اور یمن میں نصیری اور حوثیوں کا بھی خاتمہ ہو رہا ہے۔

میں انبار میں الولاء والبراء کے شیروں اور جھپٹا مارنے والوں کی تعریف کرتا ہوں، جنہوں نے مرتدین کے محفوظ قلعوں کو منہدم کر دیا اور انہیں ذلت ورسوائی کے مختلف جام پلاتے ہوئے ان کو چیر پھاڑا اور انہیں دربدری کا شکار کر دیا؛ جنہوں نے انبار کو مرتدین کی آنکھوں اور (شیعی) روافضہ کی گردنوں سے نکالتے ہوئے چھین لیا اور امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی ناک خاک آلود کر کے اس کا کنٹرول سنبھال لیا ہے۔ اللہ تم کو اجر دے۔ اللہ تم کو اجر دے۔

تم نے دنیا کو یہ اسباق ذہن نشین کرا دیئے ہیں کہ عزت صرف اللہ، اس کے رسول اور مومنین کے لیے ہیں۔ ثابت قدم رہو۔ اللہ تم کو اجر دے۔ ان شاء اللہ اگلی ملاقات گاہ (ہدف) کربلاء و بغداد ہے۔

میں عزت و خود دار سیناء میں موجود خلافت کے شیر موحدوں کی تعریف کرتا ہوں، جنہوں نے پر امن پسند جدوجہد کے ساتھ کفر کیا، عزت و شرف اور مردانگی کے راستے کو اختیار کیا، ذلت و عاجزی کو ٹھکرا دیا اور اپنے خون و جان کو دین کے لیے وقف کر دیا۔ اللہ ہی تم کو اجر دے۔ اللہ ہی تم کو اجر دے۔ تم کو اللہ ہی کافی ہے اور وہی تمہارا شمار ان لوگوں میں کریں، جن کے بارے میں اس نے فرمایا:

﴿رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّـهَ عَلَيْهِ﴾.

"کتنے ہی ایسے جواں مرد ہیں کہ جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا عہد کو سچ کر دکھایا۔" (الاَحزاب:23)

ہم اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا گو ہیں کہ عنقریب ہم تم کو بیت المقدس میں دیکھیں۔ اللہ کے ہاں تمہارے اجر کو اکٹھا کرنے کے لیے یہی کافی ہے کہ تم سے خوف ورعب کے مارے یہودیوں کی نیندیں حرام ہیں۔

میں الرقہ، موصل، حلب، دجلہ، الفرات، الجزیرۃ، البرکہ، الخیر، حمص اور حماہ میں موجود خلافت کے شیر مجاہدین کی تعریف کرتا ہوں۔ اللہ تعالی تم کو اجر سے نوازے۔ تم جنگوں کو برپا کر رہے ہو اور اسلام کی عزت واپس لا رہے ہو۔ پس صبر کرو، ثابت قدم رہو اور اپنی احتیاط کو اختیار کرو۔ اللہ کے دشمن جھاگ کی طرح اکھٹے ہو رہے ہیں، گرج رہے ہیں اور اہل موصل کو دھمکیاں دیں رہے ہیں۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ وہ موصل سے پہلے الرقہ اور حلب کیخلاف اکھٹے ہو (کر یلغار کر) نا چاہتے ہیں۔ پس احتیاطی تدابیر اختیار کرو۔

میں دمشق اور دیالی میں موجود خلافت کے شیروں کی تعریف کرتا ہوں، جو صبر کرنے والے، ڈٹ جانے والے اور پلٹ کر جھپٹنے والے ہیں۔ اللہ تم کو اجر دے۔ اللہ تم کو اجر سے نوازے۔ وہ امت کبھی شکست خوردہ نہیں ہو سکتی ہے جس میں تم جیسے موجود ہو۔

میں لیبیا، الجزائر اور تونس میں خلافت کے سپاہی ہیروز اور بہادروں کی تعریف کرتا ہوں۔ اللہ تم کو اجر دے۔ ثابت قدمی اختیار کرو اور صبر وکرو کیونکہ آخری نتیجہ وانجام اللہ کے حکم سے تمہارے ہی لیے ہیں۔

میں خراسان اور مغربی افریقہ میں موجود دولت اسلامیہ کے سپاہی مجاہدین کی تعریف کرتا ہوں، ہم ان کو بیعت کرنے پر مبارکباد دیتے ہیں، ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ان کو ثابت قدمی عطا کرے، ان کو فتح نصیب کرے اور انہیں استحکام بخشے۔ اللہ تعالی ہی ان کو اجر دے۔

میں یمن میں موجود خلافت کے سپاہیوں کی تعریف کرتا ہوں۔ ہم ان کو (زبردست جہادی کارروائیوں کے ساتھ ہونے والے) ان کے آغازی اقدام پر مبارکباد دیتے ہیں اور ہم ان سے مزید کا انتظار کر رہے ہیں۔ اللہ تعالی ان کو اجر دے۔

اس موقع پر میں دنیا بھر کے طاغوتوں کی جیلوں میں اسیر مسلمان قیدیوں کو ذکر کرنا نہیں بھولوں گا اور ان سے کہتا ہوں:
ہم نے تمہیں کبھی ایک دن بھی نہیں بھلایا ہے اور نہ ہی ہم کبھی تم کو بھلائینگے۔ ان شاء اللہ
ہم اللہ کے حکم سے اپنی توانائی لگاتے ہوئے پوری جدوجہد کرینگے اور کوئی موقع نہیں جانے دینگے یہاں تک ہم تمہارے آخر تک سب کو اللہ کے حکم سے رہانہ کرالیں۔ پس صبر کرو اور ثابت قدم رہو۔
بالخصوص ان طالب علموں کو جو آل سلول (آل سعود) اور اس کے مددگاروں —اللہ ان کو ذلیل کرے— کی جیلوں میں قید ہیں۔

اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے، جلد حساب لینے والے! اے اللہ! ان (اتحادی) جتھوں کو شکست سے دوچار کر دے۔ اے اللہ ان کو ہزیمت دے اور ان پر زلزلہ برپا کر دے۔ اے اللہ! ہمیں ان پر کامیابی عطا فرمادے۔

اے اللہ! تو ہی امریکہ اور اس کے اتحادی صلیبیوں، یہودیوں، (شیعی) روافضیوں، مرتدین اور ملحدین کی پکڑ فرما۔ اے ہمارے رب! ان کے اموال کو غارت کر دے اور ان کے دلوں کو سخت فرمادے کہ یہ نہیں ایمان لیکر آئے یہاں تک کہ دردناک عذاب کو دیکھ نہ لیں۔

ہمارے پروردگار! ہمارے گناہوں کو اور ہم سے اپنے معاملات میں سرزد ہونے والی بے اعتدالیوں کو معاف فرمادے اور ہمارے قدموں کو جمادے اور کافر قوم پر ہمیں فتح عطا کر دے۔

ہماری آخری بات یہ ہے کہ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

****

http://mnbr.info/vb/forumdisplay.php?f=120&langid=3&styleid=18

https://203.211.136.154/forumdisplay.php?f=101

https://twitter.com/au_urdu